فتوی نمبر:AB009

تاریخ:26جنوری2020

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص نے سجدہ سہو کرنے سے قبل جان بوجھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ نیز ایک طرف سلام پھیرنے پر کونسی حدیث دلیل ہے؟

سائل: مفتی محمد امجد رضوی صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سجدہ سہو کے بارے میں واردشدہ احادیث میں سلام کا حکم مطلق ہونے کی وجہ سے علماء احناف میں اختلاف ہوا، بعض نے فرمایا کہ سجدہ سہو سے قبل سلام دونوں طرف پھیرا جائے گا، جبکہ جمہور علماءِ احناف کے نزدیک فقط ایک طرف ہی سلام پھیرنا کافی ہے جبکہ دوسری جانب سلام پھیرنے سے بچنا لازم وضروری ہے یہاں تک کہ اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اور نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ کیونکہ پہلا سلام دو چیزوں کیلئے ہوتا ہے: تحلیل وتحیۃ (جو امور تکبیر تحریمہ یعنی نماز کی ابتدائی تکبیر سے حرام ہو گئے تھے ان کے حلال ہونے اور سیدھی جانب موجود نمازی، امام صاحب اور فرشتوں وغیرہ کو سلام کرنے) کیلئے ہوتا ہے، جبکہ دوسرا سلام فقط تحیۃ (الٹی جانب والے نمازیوں کو سلام کرنے) کیلئے ہوتا ہے۔ اور تحیۃ (سلام کرنا) مکرر (دونوں جانب کے نمازیوں کیلئے) ہوتی ہے نہ کہ تحلیل (تکبیر تحریمہ سے حرام شدہ امور کا حلال ہونا مکرر نہیں ہوتا بلکہ فقط پہلی طرف سلام پھیرنے سے ہی حرام شدہ امور حلال ہو جاتے ہیں) اور سجدہ سے قبل سلام تحلیل (حرام شدہ امور کے حلال ہونے) کیلئے ہے نہ کہ تحیۃ (سیدھی جانب کے نمازیوں کو سلام کرنے) کیلئے اور تحلیل فقط پہلے سلام سے ہی حاصل ہو چکی لہذا دوسری جانب سلام پھیرنا فضول عمل ہونے کی وجہ سے کلام کی طرح ہے لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

بخاری شریف میں ہے: "اذاشک احدکم فی صلاتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین"

ترجمہ: جب تمہیں نماز میں شک ہو جائے تو جس پر دل جمے اسی کے مطابق پوری کرو، پھر سلام پھیرو پھر دو سجدے کر لو۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، جلد1، صفحہ124، حدیث:401، مطبوعہ: لاہور)

سنن ابی داؤد میں ہے: "عن ثوبان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لکل سھو سجدتان بعدمایسلم" یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سہو کے لئے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب: من نسی ان یتشھد وھو جالس، جلد1، صفحہ 157، حدیث1038، مطبوعہ: لاہور)

سنن ابی داؤد میں امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مفتاح الصلاۃ الطھور وتحریمھا التکبیر وتحلیھا التسلیم" ترجمہ: نماز کی کنجی وضو ہے، اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا اور اس کی تحلیل سلام ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، جلد1، حدیث618، مطبوعہ: لاہور)

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: "واختار فخر الاسلام انہ یسجد بعد تسلیمۃ الاولیٰ وذکر فی المحیط انہ الاصوب لان الاول للتحلیل والثانی للتحیۃ وھذا السلام للتحلیل لا للتحیۃ فان ضم الثانی الی الاول عبثا واختارہ المصنف فی الکافی وقال ان علیہ الجمھور والیہ اشار فی الاصل وھو الصواب فقد تعارض النقل عن الجمھور وھناک قولان آخران احدھما انہ یسلم عن یمینہ فقط وصححہ فی المجتبی ثانیھما لو سلم التسلیمتین سقط عنہ سجود السھو لانہ بمنزلۃ الکلام حکاہ الشارح عن خواھر زادہ فقد اختلف التصحیح فیھا والذی ینبغی الاعتماد علیہ تصحیح المجتبی انہ یسلم عن یمینہ فقط لان السلام عن الیمین معھود وبہ یحصل التحلیل فلا حاجۃ الی غیرہ"

ترجمہ: فخر الاسلام نے ایک سلام کے بعد سجدہ کرنے کو اختیار فرمایا، محیط میں مذکور ہے کہ یہی اصوب (زیادہ درست) ہے، کیونکہ اول سلام تحلیل اور دوسرا تحیۃ کیلئے ہے اور یہ سلام تحلیل کیلئے ہے نہ کہ تحیۃ کیلئے، پس پہلے سے دوسرے کو ملا دینا عبث (فضول) ہے۔ اسی کو مصنف نے کافی میں اختیار کیا اور فرمایا کہ بیشک جمہور اسی پر ہیں، اور اس کی طرف کتاب الاصل میں اشارہ بھی فرمایا اور یہی صواب (درست) ہے پس جمہور سے نقل میں تعارض ہوا، یہاں دوسرے دو قول بھی ہیں، ان دونوں میں سے ایک یہ ہے کہ صرف اپنی سیدھی جانب سلام پھیرے، اور مجتبیٰ میں اس کی تصحیح فرمائی گئی، دوسرا قول یہ ہے کہ اگر کسی نے دونوں طرف سلام پھیرا تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا کیونکہ یہ (دوسری طرف سلام پھیرنا) بمنزلہ کلام ہے، شارح نے اس کو خواہر زادہ سے حکایت کیا، پس تحقیق اس کی تصحیح میں اختلاف ہے، اور مجتبیٰ کی تصحیح پر اعتماد کرنا مناسب ہے کہ بیشک سلام فقط ایک طرف پھیرے کیونکہ سلام سیدھی جانب معہود ہے اور اس کے ساتھ تحلیل بھی حاصل ہو جاتی ہے تو اس کے علاوہ (دوسرے سلام) کی طرف کوئی حاجت نہیں۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب: سجود السھو، جلد2، صفحہ 164، در الکتب العلمیہ: بیروت)

اور فتاوی شامی میں ہے: "ان السلام الاول للشیئین: للتحلیل وللتحیۃ، والسلام الثانی للتحیۃ فقط ای تحیۃ بقیۃ القوم لان التحلیل لا یتکرر، وھنا سقط معنی التحیۃ عن السلام لانہ یقطع الاحرام فان ضم الثانی الیہ عبثاً، ولو فعلہ فاعل لقطع الاحرام۔ قال فی الحلیۃ بعد عزوہ ذلک الی فخر الاسلام حتی انہ لا یاتی بعدہ بسجود السھو، ومشی علیہ فی الکافی وغیرہ، اھ، وفی المعراج قال شیخ الاسلام: لو سلم تسلیمتین لا یاتی بسجود السھو بعد ذلک لانہ کلام، اھ، قلت وعلیہ فیجب ترک التسلیمۃ الثانیہ۔"

بیشک پہلا سلام دو چیزوں کیلئے ہے، تحلیل وتحیۃ اور دوسرا سلام فقط تحیۃ کیلئے ہے یعنی بقیہ قوم کی تحیۃ کیلئے، کیونکہ تحلیل متکرر نہیں ہوتی، اور سلام سے یہاں معنٰی تحیۃ ساقط ہو گیا کیونکہ اس نے احرام کو قطع کر دیا، پس اگر دوسرے سلام کو ملا دیا تو عبث (فضول)

ہے اوراگرچہ فاعل نے دوسرا سلام قطع احرام کیلئے پھیرا۔ حلیہ میں اس کو فخر الاسلام کی طرف منسوب کرنے کے بعد فرمایا: یہاں تک کہ بیشک اس (دوسرے سلام) کے بعد سجدہ سہوادانہیں ہوگا، اور کافی وغیرہ میں بھی ایساہی ہے، اور معراج میں ہے کہ شیخ الاسلام نے فرمایا: اگر دوسلام پھیرے تو اس کے بعد سجدہ سہوادانہیں ہوگا، کیونکہ یہ کلام ہے، (علامہ شامی فرماتے ہیں) میں کہتاہوں پس دوسرے سلام کو ترک کرنااس پر لازم وضروری ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب: سجود السہو، جلد2، صفحہ 653، مطبوعہ: لاہور)

درمختار میں ہے: "یجب بعدسلام واحدعن یمینه فقط۔۔ وهوالاصح بحرعن المجتبی وعلیه لواتی بتسلیمتین سقط عنه السجود" ترجمہ: (سجدہ سہو) فقط دائیں جانب سلام کے بعد واجب ہے اور یہی اصح ہے بحر۔ اوراگر سجدہ سہولازم تھااوراس نے دونوں طرف سلام پھیر دیاتو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ 652، مطبوعہ: لاہور)

اورردالمحتار میں ہے: "وعلیه فیجب ترک التسلیمة الثانیة" یعنی اگر سجدہ سہولازم ہو تو دوسرے سلام کا ترک ضروری ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ 653، مطبوعہ: لاہور)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "(سجدہ سہو) ایک سلام کے بعد چاہیئے، دوسرا سلام پھیرنا منع ہے، یہاں تک کہ اگر دونوں قصداً (جان بوجھ کر) پھیر دے گا سجدہ سہونہ ہو سکے گا اور نماز پھیرنا واجب رہے گا۔

(فتاوی رضویہ، باب سجود السہو، جلد8، صفحہ 196، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفي عنه الباري

والله تعالی اعلم و علمه جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولی القدیر

29 جمادی الاولی 1441ھ 26 جنوری 2020ء